ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 0208

Program:

Semester: Autumn 2026

WhatsApp Orders: +92 324 5836626

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

شعبہ نیوٹریشنل سائنسز اینڈ انوائرمنٹل ڈیزائن

کورس :ملبوسات کی تیاری(208) I-

سطح / پروگرام :میٹرک

سمسٹر :خزاں2026

امتحانی مشق نمبر) ? یونٹ(7-4 :

کل نمبر | 100 :کامیابی کے نمبر40 :

SOLVED ASSIGNMENT GUIDE — For Study & Reference

حل شدہ مشق گائیڈ — مطالعہ اور حوالے کے لیے

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

نوٹ :یہ گائیڈ صرف مطالعے اور رہنمائی کے لیے ہے۔ طالب علم مشق اپنے الفاظ میں، اپنے تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں تحریر کرے؛ اسی طرح اصل سیکھنے کا مقصد حاصل ہوگا اور نقل کا الزام بھی نہیں آئے گا۔ اشکال سادہ خاکوں کی صورت میں دی گئی ہیں تاکہ طالب علم انہیں آسانی سے اپنے صفحات پر دوبارہ بنا سکے۔

سوال نمبر1

سوال نمبر :1 سادہ لائن دار ٹانکے اور بارڈر ٹانکے کون کون سے ہوتے ہیں نیز ان میں کیا فرق ہوتا ہے؟ اشکال کی مدد سے بتائیں۔(20)

تعارف

ہاتھ کی کشیدہ کاری اور سلائی میں ٹانکوں کو ان کے کام اور شکل کے اعتبار سے مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان میں دو بڑے اور بنیادی گروہ سادہ لائن دار ٹانکے اور بارڈر ٹانکے ہیں۔ لائن دار ٹانکے کسی ڈیزائن کی لکیریں، پھول کی ڈنٹھلیں، پتیوں کے کنارے اور حروف بنانے کے کام آتے ہیں، جبکہ بارڈر ٹانکے کسی کپڑے، دوپٹے، میز پوش یا تکیے کے غلاف کے کنارے کو ایک پٹی کی صورت میں سجانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

دونوں گروہوں کے ٹانکوں کی پہچان اور ان کا فرق جاننا طالب علم کے لیے اس لیے ضروری ہے کہ ڈیزائن دیکھ کر وہ بتا سکے کہ کس جگہ کون سا ٹانکا مناسب رہے گا۔

اس جواب میں پہلے سادہ لائن دار ٹانکوں کی اقسام اور ان کے بنانے کا انداز بیان کیا گیا ہے، پھر بارڈر ٹانکوں کی اقسام دی گئی ہیں، اور آخر میں دونوں کا واضح فرق جدول اور وضاحت کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ ساتھ دی گئی شکل میں بنیادی ٹانکوں کے نمونے دکھائے گئے ہیں تاکہ ان کی شکل ذہن نشین ہو جائے۔ یہ ٹانکے کچی اور پکی دونوں طرح کی بنیادی سلائیوں سے آگے بڑھنے کا راستہ کھولنے کا درجہ رکھتے ہیں، اس لیے ان کی مشق چھوٹے نمونوں پر پہلے کرنا مفید ہوتا ہے۔

سادہ لائن دار ٹانکے: اقسام

سادہ لائن دار ٹانکوں میں سب سے پہلا اور آسان ٹانکا دھاگا بھرنے والا یعنی رننگ اسٹچ ہے جس میں سوئی برابر وقفے سے اوپر نیچے جاتی ہے اور سیدھی لائن میں چھوٹے برابر ٹانکے بنتے ہیں۔ دوسرا بکھیہ یا بیک اسٹچ ہے جو سب سے مضبوط لائن دار ٹانکا مانا جاتا ہے؛ اس میں ہر نیا ٹانکا پچھلے ٹانکے کے سرے سے جڑتا ہے اور مسلسل مضبوط لکیر بنتی ہے، اسی لیے یہ مشین کی سلائی جیسی صورت دیتا ہے اور سلائی کے کام میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ تیسرا ڈنٹھل ٹانکا یعنی اسٹیم اسٹچ ہے جو قدرے ترچھے اور رسی نما ٹانکوں سے بنتا ہے اور پھولوں کی ڈنٹھلیں اور خم دار لکیریں بنانے میں خوب صورت لگتا ہے۔ چوتھا زنجیری ٹانکا یعنی چین اسٹچ ہے جس میں ہر لوپ اگلے لوپ کو پکڑتا ہے اور زنجیر جیسی لکیر بنتی ہے؛ یہ بھرائی اور لکیر دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پانچواں خاکہ ٹانکا یعنی آؤٹ لائن اسٹچ ڈنٹھل ٹانکے سے ملتا جلتا ہے اور ڈیزائن کا خاکہ بنانے میں کام آتا ہے۔ چھٹا سیڈ یا موتی ٹانکا چھوٹی گرہ نما صورت میں چھوٹے نقش بناتا ہے۔ ان تمام ٹانکوں کی مشترکہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک لکیر کی پیروی کرتے ہیں اور ڈیزائن کی سمت کے ساتھ بڑھتے ہیں۔

بارڈر ٹانکے: اقسام

بارڈر ٹانکے وہ ہیں جو کسی خاص چوڑائی کی پٹی یا کنارے کو آراستہ کرنے کے لیے لگائے جاتے ہیں۔ ان میں سب سے معروف کمبل ٹانکا یعنی بلینکٹ اسٹچ ہے جو کنارے کو بکھرنے سے بھی بچاتا ہے اور سجاتا بھی ہے؛ اس کے ٹانکے کنارے کے گرد لوپ بناتے ہوئے ایک باقاعدہ پٹی بناتے ہیں۔ دوسرا بٹن ہول ٹانکا کمبل ٹانکے ہی کی قریبی

صورت ہے مگر ٹانکے قریب قریب اور گھنے ہوتے ہیں اور کاج مضبوط کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ تیسرا مچھلی کی ہڈی نما یعنی فیدر اسٹچ ہے جس میں دائیں بائیں ترچھے ٹانکے پرندے کے پر یا پتی کی شکل بناتے ہیں اور بارڈر میں خوب رونق پیدا کرتے ہیں۔ چوتھا کراس اسٹچ یا چوکور ٹانکا ہے جس میں دو ترچھے ٹانکے ایک دوسرے کو کاٹ کر صلیب بناتے ہیں اور گنتی والے کپڑے پر باقاعدہ پٹی بنتی ہے۔ پانچواں ہیرنگ بون ٹانکا ہے جس میں دو متوازی لکیروں کے درمیان کراس بنتا ہے اور یہ ہیم پکڑنے اور بارڈر سجانے دونوں کام آتا ہے۔ چھٹا لہریا یا اسکیلوپ بارڈر ہے جس میں نیم دائرے بنتے چلے جاتے ہیں اور کنارہ لہراتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ان ٹانکوں کی پہچان یہ ہے کہ یہ دو متوازی لکیروں کے درمیان یا کنارے کی مقررہ چوڑائی میں بنتے ہیں اور ایک مکمل پٹی کا تاثر دیتے ہیں۔

دونوں گروہوں میں فرق

لائن دار اور بارڈر ٹانکوں میں پہلا فرق ان کے مقصد کا ہے :لائن دار ٹانکے ڈیزائن کی لکیریں اور خاکہ بناتے ہیں، جبکہ بارڈر ٹانکے کنارے کی حفاظت اور سجاوٹ کے لیے ہوتے ہیں۔ دوسرا فرق شکل اور چوڑائی کا ہے :لائن دار ٹانکا ایک باریک لکیر کی صورت میں آگے بڑھتا ہے، جبکہ بارڈر ٹانکا ایک مقررہ چوڑائی کی پٹی بناتا ہے جس کی اپنی وسعت ہوتی ہے۔ تیسرا فرق مقام کا ہے :لائن دار ٹانکے ڈیزائن کے درمیان کہیں بھی بن سکتے ہیں، مگر بارڈر ٹانکے عموماً کپڑے، دوپٹے، غلاف یا پردے کے کناروں پر بنائے جاتے ہیں۔ چوتھا فرق دھاگے اور وقت کے خرچ کا ہے :بارڈر ٹانکوں میں نسبتاً زیادہ دھاگا اور وقت لگتا ہے کیونکہ رقبہ زیادہ ہوتا ہے۔ پانچواں فرق کام کی نوعیت کا ہے : بعض بارڈر ٹانکے جیسے کمبل اور ہیرنگ بون ٹانکا کنارے کو بکھرنے سے بچانے کا عملی کام بھی کرتے ہیں، جبکہ خالص لائن دار ٹانکے زیادہ تر سجاوٹی لکیر کا کام دیتے ہیں۔ ان فرقوں کو سمجھ کر طالب علم کسی بھی ڈیزائن میں درست ٹانکے کا انتخاب کر سکتا ہے، مثلاً پھول کی ڈنٹھل کے لیے اسٹیم اسٹچ اور دوپٹے کے کنارے کے لیے کمبل یا اسکیلوپ بارڈر۔

مشق اور استعمال کی ہدایات

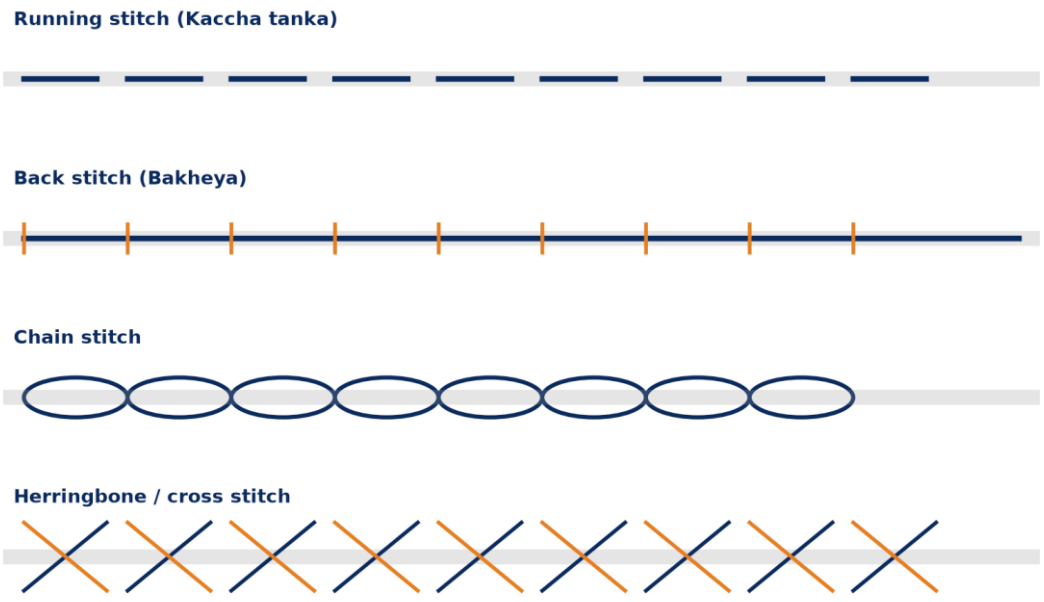
ان ٹانکوں کی مشق کے لیے ایک نمونے کا کپڑا یعنی سیمپلر بنانا بہترین طریقہ ہے۔ ململ یا کینوس کے ٹکڑے پر پنسل سے متوازی لکیریں اور بارڈر کی پٹیاں کھینچ لیں اور ہر جگہ ایک ٹانکے کی مشق کریں؛ مشق کے نمونے محفوظ رکھیں تاکہ آئندہ حوالے کے طور پر کام آئیں۔ مشق کے دوران دھاگے کی لمبائی بہت زیادہ نہ رکھیں ورنہ دھاگا الجھتا

اور گرہ پڑتی ہے، اور کشیدہ کاری کا رِنگ یعنی فریم استعمال کرنے سے کپڑا کشیدہ رہتا ہے اور ٹانکے صاف آتے ہیں۔ بارڈر بناتے وقت دونوں رہنما لکیروں کے درمیان فاصلہ پورے کنارے پر برابر رکھنا خوب صورتی کی شرط ہے۔ اسی طرح لائن دار ٹانکوں میں ٹانکے کی لمبائی کی یکسانی ہی لکیر کو خوب صورت بناتی ہے۔ آغاز میں سست رفتاری سے، پھر رفتار اور مہارت ساتھ ساتھ بڑھائیں۔ یاد رہے کہ یہی ٹانکے آگے چل کر علاقائی کشیدہ کاریوں کی بنیاد بنتے ہیں جن کا ذکر اسی مشق کے اگلے سوال میں آئے گا۔

جدول :لائن دار اور بارڈر ٹانکوں کا فرق

بارڈر ٹانکے	سادہ لائن دار ٹانکے	پہلو
کنارے کی سجاوٹ و حفاظت	لکیریں اور خاکہ بنانا	مقصد
مقررہ چوڑائی کی پٹی	باریک مسلسل لکیر	شکل
عام طور پر کناروں پر	ڈیزائن کے اندر کہیں بھی	مقام
کمبل، فیدر، ہیرنگ بون، کراس	بکھیہ، ڈنٹھل، زنجیری	مثالیں
نسبتاً زیادہ	نسبتاً کم	دھاگا / وقت

Figure: Basic hand-stitch patterns



شکل :بنیادی ٹانکوں کے نمونے — رننگ، بکھیہ، زنجیری اور ہیرنگ بون ٹانکے کی شکلیں۔

نتیجہ

خلاصہ یہ کہ سادہ لائن دار ٹانکے ڈیزائن کی لکیروں کے لیے اور بارڈر ٹانکے کناروں کی پٹی نما سجاوٹ کے لیے ہوتے ہیں۔ مقصد، شکل، مقام اور خرچ کے فرق کو جان کر طالب علم ہر ڈیزائن میں درست انتخاب کر سکتا ہے۔ نمونے کے کپڑے پر باقاعدہ مشق، یکساں ٹانکے اور درست فریم کا استعمال ان ٹانکوں میں وہ صفائی پیدا کرتا ہے جو اچھی کشیدہ کاری کی پہچان ہے۔

سوال نمبر2

سوال نمبر 2: پاکستان کے علاقائی ٹانکے کون سے ہیں؟ ہر ایک کے بارے میں تفصیل سے لکھیے۔(20)

تعارف

پاکستان دست کاری اور کشیدہ کاری کے اعتبار سے نہایت زرخیز خطہ ہے۔ یہاں کے ہر علاقے نے صدیوں کے تجربے، مقامی رنگوں، موسم اور ثقافت کے امتزاج سے اپنی الگ پہچان رکھنے والی کشیدہ کاریاں اور ٹانکے ترقی دیے ہیں۔ یہ علاقائی ٹانکے محض سجاوٹ نہیں بلکہ علاقے کی تاریخ، زندگی اور ذوق کا آئینہ ہیں۔ شادی بیاہ کے جوڑے، دوپٹے، چادریں، شالویں، ٹوپیاں اور گھریلو استعمال کی چیزیں ان ٹانکوں سے آراستہ ہو کر نسلوں تک محفوظ رہتی ہیں، اور آج یہ دست کاریاں گھریلو خواتین کے لیے آمدنی اور ملک کے لیے زرمبادلہ کا ذریعہ بھی ہیں۔

اس جواب میں سندھ، پنجاب، بلوچستان، خیبر پختونخوا اور دیگر علاقوں کی معروف کشیدہ کاریوں اور ان کے نمایاں ٹانکوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ہر علاقے کے ڈیزائن، رنگ، دھاگے اور ٹانکے کی خصوصیت الگ الگ دی گئی ہے تاکہ طالب علم ان میں تمیز کر سکے۔ یہ جاننا بھی اہم ہے کہ علاقائی ٹانکوں کے نام اور شکلیں بعض اوقات مقامی طور پر ایک ہی ٹانکے کے لیے مختلف ہوتے ہیں، تاہم ان کی بنیادی پہچان برقرار رہتی ہے۔

سندھ کی کشیدہ کاری :رلی، اجرک اور کنری بھرائی

سندھ کی کشیدہ کاری رنگوں کی شوخی اور باریک بینی کے لیے مشہور ہے۔ تھر اور اندرونِ سندھ میں خواتین کے ہاتھ کی بھرائی والی کشیدہ کاری میں زنجیری ٹانکے اور بھرائی ٹانکے کا بڑا استعمال ہوتا ہے جسے مقامی طور پر مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے؛ چھوٹے چھوٹے گھنے ٹانکوں سے پھول پتیاں بھرتی جاتی ہیں اور ان میں شیشے یعنی آئینے

جڑے جاتے ہیں جس سے کام دھوپ میں چمکتا ہے۔ سندھ کی رلی ایک ایپلیک اور پیوند کاری کی شاندار مثال ہے جس میں رنگ برنگے کپڑوں کے ٹکڑے مخصوص شکلوں میں کاٹ کر بنیادی کپڑے پر ٹانکوں سے جوڑے جاتے ہیں اور لحاف، چادر اور بیگ بنائے جاتے ہیں۔ اجرک کی چھپائی کے ساتھ ساتھ سندھی ٹوپی اور کُرتوں پر کی جانے والی باریک کشیدہ کاری بھی اسی ورثے کا حصہ ہے۔ کچے اور پکے دھاگے، روشن سرخ، نارنجی اور فیروزی رنگ سندھی کام کی پہچان ہیں اور ٹانکوں میں صفائی اور گھنی بھرائی اس کا خاصہ ہے۔

پنجاب کی پھلکاری اور دیگر ٹانکے

پنجاب کی سب سے مشہور کشیدہ کاری پھلکاری ہے جو نام ہی سے ظاہر ہے کہ پھولوں کا کام ہے۔ پھلکاری میں کھدر کے کپڑے پر ریشمی دھاگے سے چپٹا بھرائی ٹانکا یعنی ساٹن اسٹچ اس صفائی سے لگایا جاتا ہے کہ ٹانکے لمبے، ہموار اور چمکدار ہوتے ہیں؛ اصل پھلکاری کپڑے کی الٹی طرف سے کی جاتی تھی اور سیدھی طرف ڈیزائن خود بنتا چلا جاتا تھا، جو اس مہارت کا کمال تھا۔ باغ نامی قسم میں پورا کپڑا پھولوں سے بھر جاتا ہے۔ شادی پر دلہن کو دی جانے والی پھلکاری چادریں اور اوڑھنیاں خاندانی ورثہ سمجھی جاتی تھیں۔ پنجاب کے دیہی علاقوں میں اس کے علاوہ سادہ بھرائی، کراس ٹانکا اور ہیرنگ بون سے دوپٹوں اور قمیضوں کے گلے و کنارے سجائے جاتے ہیں۔ رنگوں میں سرخ، گلابی، پیلا اور ہرا نمایاں رہتے ہیں۔ ملسی اور پوٹھوہار کے علاقوں کی اپنی سادہ مگر دلکش کڑھائی بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

بلوچستان اور خیبر پختونخوا کی کشیدہ کاری

بلوچستان کی کشیدہ کاری اپنی جیومیٹریائی شکلوں، گہرے رنگوں اور باریک گنتی والے کام کے لیے دنیا بھر میں جانی جاتی ہے۔ بلوچی کڑھائی میں لمبے چپٹے ٹانکے، زنجیری ٹانکا اور آئینہ کاری بڑے پیمانے پر ہوتی ہے؛ خواتین کے لباس کی اگلی پٹی، جیبیں اور آستینیں گھنے نقشوں سے بھری ہوتی ہیں اور یہ کام برسوں میں مکمل ہوتا ہے۔ رنگوں میں گہرا سرخ، سیاہ، سبز اور سفید نمایاں ہیں اور ڈیزائن زیادہ تر سہ رخی اور لکیری شکلوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں سوات، چترال اور ہزارہ کی کشیدہ کاری معروف ہے۔ چترالی پٹی اور ٹوپیوں پر باریک کراس اور بھرائی ٹانکے، سوات کی شالوں اور چادروں کے کناروں پر سادہ مگر مضبوط ٹانکے، اور کوہاٹ و وزیرستان کے علاقوں میں

موتیوں اور کوڑیوں کے ساتھ جڑی کڑھائی اس خطے کی پہچان ہے۔ پہاڑی موسم کی وجہ سے یہاں اونی کپڑوں اور شالوں کی سجاوٹ زیادہ ہوتی ہے اور ٹانکے نسبتاً مضبوط اور گھنے رکھے جاتے ہیں۔

دیگر علاقے اور ورثے کی حفاظت

گلگت بلتستان میں ٹوپیوں اور چوغوں پر باریک رنگین کڑھائی ہوتی ہے جس میں مقامی پھولوں کی شکلیں نمایاں ہیں۔ آزاد کشمیر اور شمالی علاقوں میں شال بافی کے ساتھ کناروں کی کڑھائی کا رواج ہے۔ بہاولپور اور ملتان کے علاقے میں چنری، ٹائی اینڈ ڈائی اور کشیدہ کاری کا امتزاج ملتا ہے جبکہ سرائیکی خطے کی کڑھائی اپنے شوخ رنگوں سے پہچانی جاتی ہے۔ ان تمام علاقائی ٹانکوں کی حفاظت آج کے دور کی بڑی ضرورت ہے، کیونکہ مشینی چھپائی اور سستی درآمدی اشیا نے ہاتھ کے کام کو متاثر کیا ہے۔ سرکاری و غیر سرکاری ادارے، دستکاری میلے اور برآمدی منڈیاں اس ورثے کو زندہ رکھنے میں کردار ادا کر رہی ہیں۔ طالب علم کے لیے ان ٹانکوں کی پہچان اور مشق اس لیے بھی مفید ہے کہ یہ مقامی روزگار، خواتین کی آمدنی اور ملکی ثقافت تینوں کی خدمت ہے۔ ہر علاقائی ٹانکا دراصل اپنے علاقے کی آب و ہوا، دستیاب دھاگے و کپڑے اور خواتین کی نسل در نسل مشق کا حاصل ہے۔

طالب علم کے لیے عملی مشورہ یہ ہے کہ وہ کم از کم دو علاقوں کی کشیدہ کاری کا ایک ایک چھوٹا نمونہ خود بنا کر دیکھے، مثلاً پنجاب کی پھلکاری جیسی بھرائی کا ایک پھول اور سندھ کی آئینہ کاری کا ایک چھوٹا نقش۔ ہاتھ سے بنایا ہوا نمونہ کتابی تفصیل سے کہیں زیادہ سمجھ پیدا کرتا ہے اور علاقائی انداز کا فرق خود محسوس ہونے لگتا ہے۔ اس کے ساتھ مقامی دستکار خواتین کے کام کا احترام اور ان کی محنت کی مناسب قیمت کی ادائیگی بھی اس ورثے کی عملی خدمت ہے، کیونکہ جب دستکار کو اس کی محنت کا صلہ ملتا ہے تو اگلی نسل بھی یہ ہنر سیکھنے کی طرف راغب ہوتی ہے۔ یوں علاقائی ٹانکے صرف ماضی کی یاد نہیں رہتے بلکہ حال کی معیشت اور مستقبل کی شناخت بھی بن جاتے ہیں۔

جدول :علاقائی کشیدہ کاریوں کا خلاصہ

نمایاں ٹانکے / خصوصیت	معروف کام	علاقہ
زنجیری و بھرائی ٹانکا، شیشے، شوخ رنگ	رلی، آئینہ کاری، تھری بھرائی	سندھ

ریشمی ساٹن بھرائی، پھولوں کے نقش	پھلکاری، باغ	پنجاب
جیومیٹری نقش، گھنے لمبے ٹانکے، آئینے	بلوچی کڑھائی	بلوچستان
کراس و بھرائی، موتی و کوڑی	چترالی پٹی، سواتی شال	خیبر پختونخوا
باریک رنگین پھول پتیاں	لوپی و شال کڑھائی	گلگت بلتستان / کشمیر

نتیجہ

خلاصہ یہ کہ پاکستان کے علاقائی ٹانکے اس ملک کی ثقافتی تنوع کا خوب صورت ثبوت ہیں :سندھ کی آئینہ کاری و رلی، پنجاب کی پھلکاری، بلوچستان کی جیومیٹری کڑھائی اور خیبر پختونخوا و شمالی علاقوں کی باریک و مضبوط کاریاں مل کر ایک مکمل ورثہ بناتے ہیں۔ ان کی پہچان، مشق اور قدر دانی نہ صرف امتحانی ضرورت ہے بلکہ قومی دستکاری کو زندہ رکھنے اور دستکار خواتین کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بھی ہے۔

سوال نمبر3

سوال نمبر :3 ریشوں کی درجہ بندی، ریشوں کے وسائل، اور ریشوں کی تیاری کے بارے میں تفصیل سے لکھیے۔ (20)

تعارف

کپڑا ریشے سے بنتا ہے، اس لیے ملبوسات کی تیاری کا علم ریشوں کی پہچان سے شروع ہوتا ہے۔ ریشہ وہ بنیادی اکائی ہے جسے کات کر دھاگا اور دھاگا بُن کر کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ ریشوں کی خصوصیات — لمبائی، مضبوطی، نرمی، نمی جذب کرنا، حرارت برداشت کرنا — ہی یہ طے کرتی ہیں کہ اس سے بننے والا کپڑا کیسا ہوگا، کس موسم میں پہنا جائے گا اور اس کی دیکھ بھال کیسے ہوگی۔ جو طالب علم ریشوں کی درجہ بندی اور ان کے وسائل جانتا ہے وہ کپڑا خریدتے اور سیتے وقت بہتر فیصلے کر سکتا ہے۔

اس جواب میں پہلے ریشوں کی درجہ بندی کی گئی ہے، پھر ان کے وسائل بیان کیے گئے ہیں اور آخر میں قدرتی ریشوں کی تیاری یعنی پودے یا جانور سے لے کر کتائی کے قابل ریشہ بننے تک کے مراحل تفصیل سے دیے گئے ہیں۔

ریشوں کو عام طور پر دو بڑے گروہوں میں بانٹا جاتا ہے :قدرتی ریشے اور مصنوعی یعنی انسان کے بنائے ہوئے ریشے، اور قدرتی ریشوں کو مزید نباتاتی، حیوانی اور معدنی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

ریشوں کی درجہ بندی

پہلا بڑا گروہ قدرتی ریشوں کا ہے جو قدرت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے پہلے حصے نباتاتی ریشے ہیں جو پودوں سے ملتے ہیں؛ ان میں کپاس تنے کے بجائے پھل یعنی ٹینڈے سے ملتی ہے، سن اور پٹ سن تنے سے حاصل ہوتے ہیں اور یہ سیلولوز سے بنے ہوتے ہیں، اس لیے پانی خود جذب کرتے ہیں اور گرم موسم میں آرام دہ رہتے ہیں۔ دوسرا حصہ حیوانی ریشوں کا ہے جن میں بھیڑ کی اون اور ریشم کے کیڑے کا ریشم شامل ہیں؛ یہ پروٹین سے بنے ہوتے ہیں، سردی میں گرم رکھتے ہیں اور اون میں قدرتی لچک پائی جاتی ہے۔ تیسرا چھوٹا حصہ معدنی ریشوں کا ہے جو تاریخی طور پر خاص مقاصد میں استعمال ہوئے۔ دوسرا بڑا گروہ مصنوعی یا کیمیائی ریشوں کا ہے جو انسان کارخانے میں تیار کرتا ہے۔ ان میں ریان کو لکڑی کے گودے سے تیار کیا جاتا ہے اور اسے نیم مصنوعی کہلاتا ہے، جبکہ نائلون، پولی اسٹر، ایکریلک مکمل مصنوعی ہیں جو پٹرولیم مصنوعات سے بنتے ہیں۔ مصنوعی ریشے عام طور پر مضبوط، جھریوں سے بچنے والے اور سستے ہوتے ہیں مگر نمی کم جذب کرتے ہیں۔ ایک اور درجہ بندی لمبائی کے لحاظ سے بھی ہوتی ہے :چھوٹے ریشے اسٹیپل اور لمبے مسلسل ریشے فلامنٹ کہلاتے ہیں۔

ریشوں کے وسائل

ریشوں کے وسائل کو ان کی ابتدا کے لحاظ سے تین بڑے ذرائع میں دیکھا جا سکتا ہے۔ پہلا ذریعہ زراعت ہے :کپاس پاکستان کی اہم نقد آور فصل ہے اور دنیا کے بہترین کپاس پیدا کرنے والے ممالک میں اس کا شمار ہوتا ہے؛ اسی طرح سن، پٹ سن اور بھنگ کے ریشے بھی کھیتوں سے آتے ہیں۔ کپاس کی فصل کا انتخاب، بیج، آب و ہوا اور چنائی کا وقت ریشے کی لمبائی اور صفائی طے کرتا ہے۔ دوسرا ذریعہ مویشی پالنا ہے :بھیڑوں سے اون، بکریوں کی خاص نسلوں سے نرم اون یعنی پشمینہ وغیرہ، اور ریشم کے کیڑے پال کر شہتوت کے پتوں پر ان کی پرورش سے ریشم حاصل ہوتا ہے۔ ریشم کی تیاری کا یہ سلسلہ ریشم بانی) سیری کلچر (کہلاتا ہے اور اس میں کیڑے کا کوکون ہی ریشے کا خزانہ ہوتا ہے۔ تیسرا ذریعہ صنعت ہے :لکڑی کا گودا ریان کے لیے اور پٹرولیم سے حاصل کیمیائی مادے نائلون و پولی اسٹر

کے لیے خام مال کا کام دیتے ہیں۔ ان وسائل کی دستیابی، قیمت اور معیار ملک کی ٹیکسٹائل صنعت کی بنیاد ہیں، اور پاکستان میں کپاس کی فصل کی اچھی یا بری صورت حال پورے شعبے کو متاثر کرتی ہے۔

قدرتی ریشوں کی تیاری کے مراحل

کپاس کی تیاری چنائی سے شروع ہوتی ہے۔ کھلے ٹینڈے ہاتھ سے یا مشین سے چنے جاتے ہیں، پھر جننگ کے مرحلے میں ریشہ بیج سے الگ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بیلز بنا کر ملوں تک پہنچایا جاتا ہے جہاں کھولنے، ملانے اور کارڈنگ کے مراحل میں ریشے صاف، سیدھے اور متوازی کیے جاتے ہیں، پھر کومبنگ سے چھوٹے ریشے الگ کر کے بہتر معیار حاصل کیا جاتا ہے۔ اون کی تیاری بھیڑ کی کترائی یعنی شیئرنگ سے شروع ہوتی ہے؛ اس کے بعد درجہ بندی، دھلائی یعنی اسکاؤرنگ سے چکنائی اور میل دور کی جاتی ہے، پھر خشک کر کے کارڈنگ کی جاتی ہے۔ ریشم کی تیاری میں کوکون کو گرم پانی یا بھاپ سے نرم کر کے ریلنگ کے ذریعے ایک مسلسل لمبا ریشہ کھینچا جاتا ہے جو قدرتی ریشوں میں سب سے لمبا ہوتا ہے۔ سن کی تیاری میں ریٹنگ یعنی تنوں کو پانی میں بھگو کر گلنے دینا، پھر توڑنا اور کھجانا یعنی اسکچنگ شامل ہے۔ ہر ریشے کی تیاری کا مقصد ایک ہی ہے: خام اور بکھرا ہوا قدرتی مواد صاف، یکساں اور کتائی کے قابل ریشے میں بدل جائے۔

ریشوں کی پہچان اور طالب علم کے لیے اہمیت

ریشوں کی پہچان کے سادہ طریقے طالب علم کے لیے نہایت کارآمد ہیں۔ جلانے کے امتحان میں کپاس اور سن تیزی سے جل کر کاغذ جیسی بو اور نرم راکھ چھوڑتے ہیں، اون اور ریشم آہستہ جلتے ہیں اور بال جلنے جیسی بو دیتے ہیں، جبکہ مصنوعی ریشے پگھل کر سخت گولی بناتے ہیں۔ ہاتھ کے لمس سے بھی اندازہ ہوتا ہے: کپاس نرم اور ٹھنڈی، اون گرم اور لچک دار، ریشم ہموار اور چمک دار محسوس ہوتی ہے۔ خریداری کے وقت لیبل پر ریشوں کی ترکیب پڑھنا اسی علم کا عملی استعمال ہے، اس سے موسم، دھلائی اور استری کے متعلق درست فیصلہ ہوتا ہے۔ سلائی میں بھی ریشے کی پہچان سوئی، دھاگے اور استری کے درجے کے انتخاب کو آسان کرتی ہے۔ یوں ریشوں کا یہ بنیادی علم آگے کے تمام سوالات — کپڑے کی خریداری اور تیاری — کی بنیاد ہے اور اسی وجہ سے نصاب میں اسے نمایاں جگہ دی گئی ہے۔

جدول: ریشوں کی درجہ بندی ایک نظر میں

مثالیں	ذیلی قسم	گروہ
کپاس، سن، پٹ سن	نباتاتی	قدرتی
اون، ریشم	حیوانی	قدرتی
ریان	نیم مصنوعی	مصنوعی
نائلون، پولی اسٹر، ایکریلک	مکمل مصنوعی	مصنوعی

نتیجہ

خلاصہ یہ کہ ریشے درجہ بندی میں قدرتی اور مصنوعی دو بڑے گروہوں میں بٹے ہیں، ان کے وسائل زراعت، مویشی پالنا اور صنعت ہیں، اور ان کی تیاری میں چنائی یا کترائی سے لے کر صفائی، کارڈنگ اور یکساں سازی تک کے مراحل شامل ہیں۔ ریشے کی نوعیت ہی کپڑے کی خصوصیات طے کرتی ہے، اس لیے یہ علم کپڑے کی خریداری، سلائی، استری اور دیکھ بھال — ہر مرحلے میں طالب علم کی رہنمائی کرتا ہے۔

سوال نمبر4

سوال نمبر 4: کپڑے کی خریداری کے کیا اصول ہوتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔(20)

تعارف

اچھا لباس اچھے کپڑے سے بنتا ہے، اور اچھا کپڑا سوچ سمجھ کر کی گئی خریداری سے ملتا ہے۔ بازار میں ایک ہی نام سے ملنے والے کپڑوں کے معیار اور قیمت میں بڑا فرق ہوتا ہے، اس لیے بے سوچے خریدا گیا کپڑا اکثر پہلی دھلائی میں سکڑتا، رنگ چھوڑتا یا چند مہینوں میں بے رونق ہو جاتا ہے اور سلائی کی محنت بھی ضائع ہو جاتی ہے۔ کپڑے کی خریداری کے اصول طالب علم کو یہ سکھاتے ہیں کہ ضرورت، موسم، ریشے، بناوٹ، رنگ کی پختگی، عرض و مقدار اور قیمت — ہر پہلو کو پرکھ کر فیصلہ کیا جائے۔

اس جواب میں خریداری سے پہلے کی تیاری، دکان پر جانچ پرکھ کے طریقے، مقدار کے حساب اور قیمت و معیار کے توازن پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ اصول گھریلو خریداری کے لیے بھی اتنے ہی مفید ہیں جتنے کسی پیشہ ور درزی یا کاروباری خریدار کے لیے، کیونکہ درست خریداری بچت، پائیداری اور اطمینان تینوں کی ضمانت ہے۔

خریداری سے پہلے :ضرورت اور بجٹ کا تعین

پہلا اصول یہ ہے کہ خریداری کا مقصد واضح ہو :کس کے لیے، کس قسم کا لباس، کس موسم اور کس موقع کے لیے کپڑا چاہیے۔ اسکول یونیفارم، روزمرہ کے کپڑے، تہوار کا جوڑا اور سردی کا سوٹ سب کی ضروریات الگ ہیں۔ دوسرا اصول پیمائش اور مقدار کا پہلے سے حساب ہے :جس نمونے یا ڈیزائن کے لیے کپڑا خریدنا ہے اس کے مطابق درکار لمبائی اور کپڑے کے عرض کو ذہن میں رکھیں، تاکہ نہ کمی ہو اور نہ بے جا فاضل خرید ہو۔ ڈیزائن دار یا رخ والے کپڑوں اور میچنگ ڈیزائن میں کچھ اضافی کپڑا درکار ہوتا ہے، یہ بات پہلے سے طے کرنا بہتر ہے۔ تیسرا اصول بجٹ ہے :جیب کے مطابق دائرہ طے کر کے اسی دائرے میں بہترین معیار تلاش کریں، اور صرف سستا ہونے پر معیار قربان نہ کریں کیونکہ سستا کپڑا جلد خراب ہو کر درحقیقت مہنگا پڑتا ہے۔ چوتھا اصول موسم اور ریشے کی مناسبت ہے :گرمی کے لیے کپاس، لون اور ململ جیسے نمی جذب کرنے والے ہلکے کپڑے اور سردی کے لیے اونی و موٹے کپڑے مناسب رہتے ہیں۔

دکان پر جانچ :ریشہ، بناوٹ اور رنگ

دکان پر کپڑا جانچنے کا پہلا طریقہ ہاتھ کا لمس ہے :کپڑا مل کر، مٹھی میں دبا کر چھوڑنے سے اس کی نرمی، موٹائی اور جھری پڑنے کی کیفیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ دوسرا طریقہ روشنی کے سامنے دیکھنا ہے :کپڑا روشنی کی طرف کر کے دیکھیں کہ بناوٹ یکساں ہے یا نہیں، دھاگے کہیں پتلے موٹے تو نہیں اور سوراخ یا کمزوری تو نہیں۔ تیسرا طریقہ بناوٹ کی جانچ ہے :تانا بانا سیدھا اور برابر ہو، کنارے کی سیلویج مضبوط ہو اور بنے ہوئے کپڑے میں لائن سیدھی ہو۔ چوتھا طریقہ رنگ کی پختگی کی جانچ ہے :سفید رومال یا کپڑے کے کونے کو ہلکا سا گیلا کر کے کپڑے کے چھپے حصے پر رگڑ کر دیکھیں کہ رنگ تو نہیں اترتا، اور خاص طور پر گہرے رنگوں میں یہ جانچ ضروری ہے۔ پانچواں نکتہ چھپائی اور ڈیزائن کی یکسانیت ہے :نقش میں ٹوٹ پھوٹ، رنگوں کا بہنا یا ڈیزائن کا ٹیڑھا پن دیکھ لیں۔ چھٹا نکتہ سکڑنے کی نوعیت پوچھنا ہے :کپاس کے کپڑے عموماً سکڑتے ہیں، اس لیے پہلے سے سکڑایا ہوا یعنی پری شرنک کپڑا ملے تو بہتر، ورنہ مقدار میں سکڑن کا اندازہ رکھیں۔

عرض، مقدار اور قیمت کے اصول

کپڑے کی قیمت اس کے عرض سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ زیادہ عرض والا کپڑا فی میٹر مہنگا ہوتے ہوئے بھی کم مقدار میں پورا ہو کر سستا پڑ سکتا ہے، جبکہ کم عرض میں مقدار زیادہ لگتی ہے۔ اس لیے قیمت کا موازنہ فی میٹر کے

بجائے پورے لباس کی کل لاگت سے کریں۔ مقدار کے حساب میں نمونے کی لمبائی، آستین، اضافی سلائی اور ممکنہ سکڑن شامل کریں اور گولائی والے یا کلائی دار ڈیزائن میں زیادہ کپڑا درکار ہوتا ہے۔ قیمت کے اصولوں میں یہ بھی شامل ہے کہ مختلف دکانوں سے بھاؤ معلوم کریں مگر معیار کی جانچ کے بغیر صرف قیمت پر فیصلہ نہ کریں؛ تھان کے آخری حصے یا سیل کے کپڑے میں نقص کی جانچ زیادہ باریکی سے کریں۔ بھروسے مند دکان سے خریدنا، بل یا رسید لینا اور اگر ممکن ہو تو کپڑے کا لیبل اور ترکیب پڑھنا بھی اچھے اصول ہیں۔ بچا ہوا کپڑا اور اس کا نمونہ رسید کے ساتھ محفوظ رکھیں تاکہ بعد میں میچنگ یا مرمت کی ضرورت پر کام آئے۔ رنگ کا انتخاب کرتے وقت موقع، عمر، رنگت اور موجودہ کپڑوں سے مطابقت بھی ذہن میں رکھیں۔

خریداری کے بعد کی تدابیر

خریداری کے اصول خرید کر ختم نہیں ہوتے۔ گھر آ کر کپڑے کو کھول کر ایک بار پھر مکمل جانچیں؛ کوئی کٹ، داغ یا نقص نظر آئے تو بروقت دکاندار سے رجوع ممکن ہوتا ہے۔ سلائی سے پہلے کپڑے کی نوعیت کے مطابق اسے دھونا یا بھگونا، خاص طور پر کپاس اور گہرے رنگوں میں، بعد کی پریشانی سے بچاتا ہے۔ اگر کپڑا فوری استعمال کا نہ ہو تو اسے صاف، خشک اور ہوادار جگہ پر تہہ کر کے رکھیں، رنگین کپڑے دھوپ سے بچائیں اور اونی کپڑوں کی حفاظت کے لیے مناسب تدابیر کریں۔ خریداری کا سادہ سا حساب کتاب نوٹ رکھنے کی عادت آئندہ خریداری کو بہتر بناتی ہے کہ کس دکان کا کون سا کپڑا پائیدار نکلا۔ ان اصولوں کی پابندی سے طالب علم ایک باشعور خریدار بنتا ہے، جو گھریلو بجٹ کی حفاظت بھی کرتا ہے اور لباس کے معیار کی بھی۔

ایک اور عملی پہلو یہ ہے کہ خریداری ہمیشہ دن کی روشنی یا اچھی روشنی میں کریں، کیونکہ مصنوعی پیلی روشنی میں رنگ مختلف نظر آتا ہے اور گھر آ کر رنگ کی تبدیلی مایوسی کا سبب بنتی ہے۔ اسی طرح تھان سے کپڑا کٹواتے وقت کٹائی سیدھی ہونے کی نگرانی کریں اور کٹا ہوا کنارہ وہیں جانچ لیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی عادتیں مجموعی طور پر خریداری کو کامیاب بناتی ہیں۔

جدول :خریداری کی فوری چیک لسٹ

مقصد	طریقہ	جانچ
یکسانی اور کمزوری کی پہچان	روشنی کے سامنے دیکھنا	بناوٹ

رنگ اترنے کا پتہ	گیلے سفید کپڑے سے رگڑ	رنگ کی پختگی
دیکھ بھال کی آسانی کا اندازہ	مٹھی میں دبا کر چھوڑنا	جھری / بحالی
کمی یا فضول خرچی سے بچاؤ	نمونے کے مطابق حساب	عرض و مقدار
معیار کے ساتھ بچت	کل لاگت کا موازنہ	قیمت

نتیجہ

نتیجہ یہ ہے کہ کپڑے کی خریداری کے اصول تین مرحلوں پر مشتمل ہیں :پہلے ضرورت، موسم اور بجٹ کا تعین، پھر دکان پر ریشے، بناوٹ اور رنگ کی عملی جانچ، پھر عرض و مقدار اور کل لاگت کا درست حساب، اور آخر میں خریداری کے بعد جانچ اور مناسب تیاری۔ ان اصولوں پر عمل کرنے والا خریدار ہمیشہ پائیدار، موزوں اور قیمت کے مطابق کپڑا حاصل کرتا ہے اور اس کی سلائی کی محنت ثمر آور ہوتی ہے۔

سوال نمبر5

سوال نمبر :5کپڑے کی تیاری کے تمام مراحل اشکال کی مدد سے تحریر کریں۔(20)

تعارف

لباس کی شکل میں ہم جو کپڑا پہنتے ہیں وہ ایک طویل سفر طے کر کے ہم تک پہنچتا ہے۔ کھیت میں اگنے والی کپاس، بھیڑ کی اون یا کارخانے میں بننے والا مصنوعی ریشہ پہلے دھاگا بنتا ہے، دھاگے سے کپڑا بُنا یا بُنا جاتا ہے، پھر اس کپڑے کی صفائی، رنگائی، چھپائی اور تکمیل ہوتی ہے، اور آخر میں کٹائی و سلائی کے بعد وہ لباس بنتا ہے۔ اس پورے سلسلے کو کپڑے کی تیاری کے مراحل کہا جاتا ہے۔ ان مراحل کی سمجھ طالب علم کو یہ بتاتی ہے کہ کپڑے کی مضبوطی، رنگ، نرمی اور قیمت کن کن عملوں سے جڑی ہیں۔

اس جواب میں کپڑے کی تیاری کے تمام بڑے مراحل — ریشے کی تیاری، کتائی، بنائی و بناوٹ، گیلے عمل یعنی صفائی و رنگائی، چھپائی اور آخری تکمیل — ترتیب سے بیان کیے گئے ہیں اور ساتھ دی گئی شکل میں فائبر سے لباس تک کا بہاؤ دکھایا گیا ہے۔ ہر مرحلے کا اپنا کردار ہے اور کسی ایک مرحلے کی کمزوری پورے کپڑے کے معیار پر اثر ڈالتی ہے۔

پہلے مراحل :ریشے کی تیاری اور کتائی

کپڑے کی تیاری کا پہلا مرحلہ ریشے کی حصولیابی اور تیاری ہے جس کی تفصیل پچھلے سوال میں بھی آئی ہے :کپاس کی چنائی و جننگ، اون کی کترائی و دھلائی، ریشم کی ریلنگ اور سن کی ریٹنگ کے بعد خام ریشہ ملوں تک پہنچتا ہے۔ وہاں کھولنے اور ملانے کے عمل میں مختلف گانٹھوں کا ریشہ ملا کر یکسانیت پیدا کی جاتی ہے، کارڈنگ میں ریشے صاف اور متوازی ہوتے ہیں اور ضرورت کے مطابق کومبنگ سے چھوٹے ریشے الگ کیے جاتے ہیں۔ دوسرا مرحلہ کتائی یعنی اسپننگ ہے جس میں ریشوں کو کھینچ کر اور بل دے کر دھاگا بنایا جاتا ہے۔ کتائی میں دیا گیا بل یعنی ٹوئسٹ دھاگے کی مضبوطی طے کرتا ہے؛ زیادہ بل والا دھاگا مضبوط مگر سخت اور کم بل والا نرم مگر کمزور ہوتا ہے۔ دھاگے کو اس کی موٹائی کے لحاظ سے نمبر دیا جاتا ہے اور یہی دھاگا اگلے مرحلے کی بنیاد ہے۔ مصنوعی ریشوں میں دھاگا کیمیائی محلول کو باریک سوراخوں سے نکال کر سالمنٹ کی صورت میں بنایا جاتا ہے۔

تیسرا مرحلہ :کپڑے کی بناوٹ

دھاگے سے کپڑا بنانے کے دو بڑے طریقے ہیں :بُنائی یعنی ویونگ اور سِلائی بُنائی یعنی نِٹنگ۔ بُنائی میں دو سمتوں کے دھاگے — لمبائی میں چلنے والا تانا اور چوڑائی میں چلنے والا بانا — لوم پر ایک دوسرے کے اوپر نیچے سے گزر کر کپڑا بناتے ہیں۔ سادہ بناوٹ، ٹوِل بناوٹ جس میں ترچھی لکیریں بنتی ہیں اور جینز اسی سے بنتی ہے، اور ساٹن بناوٹ جو ہموار اور چمک دار سطح دیتی ہے، اس کی بڑی اقسام ہیں۔ بُنائی سے پہلے تانے کے دھاگوں کو سائزنگ کر کے مضبوط کیا جاتا ہے تاکہ لوم پر ٹوٹیں نہیں۔ نِٹنگ میں ایک ہی دھاگے کے لوپ ایک دوسرے میں پھنسا کر کپڑا بنتا ہے؛ بنیان، جرابیں اور ٹی شرٹ کا کپڑا اسی طرح بنتا ہے اور اس میں قدرتی کھنچاؤ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نان ووون کپڑے بھی بنائے جاتے ہیں جن میں ریشوں کو دبا کر یا چپکا کر شیٹ بنائی جاتی ہے۔ بناوٹ کا یہ مرحلہ کپڑے کی مضبوطی، لچک، لٹکاؤ اور سطح کی کیفیت طے کرتا ہے۔

گیلے عمل :صفائی، بلیچنگ، رنگائی اور چھپائی

لوم سے اترا ہوا خاکی کپڑا یعنی گرے کپڑا ابھی پہننے کے قابل نہیں ہوتا، اس پر کئی گیلے عمل ہوتے ہیں۔ پہلے سنگنگ اور ڈی سائزنگ سے سطح کے روئیں اور تانے پر لگا سائز دور کیا جاتا ہے، پھر اسکاؤرنگ میں ابال کر قدرتی میل، چکنائی اور نجاست صاف کی جاتی ہے، اور بلیچنگ سے کپڑا سفید اور رنگ قبول کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ اس کے بعد رنگائی کا مرحلہ آتا ہے جس میں کپڑا مطلوبہ رنگ میں رنگا جاتا ہے؛ رنگائی ریشے، دھاگے یا بنے

ہوئے کپڑے، تینوں مرحلوں میں سے کسی پر بھی ہو سکتی ہے۔ رنگ کے پکے پن کا دارومدار ریشے اور رنگ کی موزونیت اور درست عمل پر ہے۔ چھپائی یعنی پرنٹنگ میں کپڑے پر ڈیزائن اتارا جاتا ہے جس کے روایتی و جدید طریقوں میں بلاک پرنٹ، اسکرین پرنٹ اور جدید ڈیجیٹل پرنٹ شامل ہیں۔ پاکستان کی اجرک اور چنری اسی دست کاری پرنٹنگ کی خوب صورت مثالیں ہیں۔ ہر گیلے عمل کے بعد دھلائی اور درمیانی جانچ ضروری ہوتی ہے تاکہ خرابی آگے نہ بڑھے۔

آخری مراحل :تکمیل، جانچ اور لباس سازی

آخری مرحلہ تکمیل یعنی فنشنگ ہے جس میں کپڑے کو اس کی حتمی خصوصیات دی جاتی ہیں۔ اس میں کیلنڈرنگ سے سطح ہموار اور چمک دار بنائی جاتی ہے، سینفورائزنگ سے سکڑن پہلے سے کم کر دی جاتی ہے، اور ضرورت کے مطابق خاص فنش دیے جاتے ہیں جیسے جھریوں سے مزاحمت، پانی سے بچاؤ یا نرمی پیدا کرنا۔ اونی کپڑوں میں فلنگ اور کاٹن میں مرسرائزنگ جیسے خاص عمل مشہور ہیں؛ مرسرائز کیے ہوئے کپاس کے کپڑے میں چمک، مضبوطی اور رنگ جذب کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ فنشنگ کے بعد کپڑے کی مکمل جانچ ہوتی ہے، نقص والے حصے الگ کیے جاتے ہیں، پھر کپڑا فولڈ کر کے یا تھان کی صورت بازار اور درزی تک پہنچتا ہے۔ لباس سازی کا آخری سلسلہ — پیمائش، کٹائی، سلائی، استری اور فٹنگ — اسی تیار کپڑے پر انجام پاتا ہے جس کی تفصیل اس کورس کے پچھلے سوالات میں آ چکی ہے۔ یوں ریشے سے لباس تک کا ہر مرحلہ ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے اور مجموعی معیار انہی سب کی مشترکہ کاوش کا نتیجہ ہوتا ہے۔

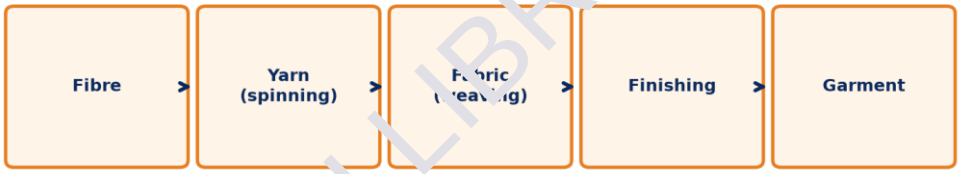
طالب علم اگر کسی قریبی ٹیکسٹائل مل یا لوم خانے کا مطالعاتی دورہ کر سکے تو ان مراحل کو آنکھوں سے دیکھنا کتابی علم کو پختہ کر دیتا ہے۔ کم از کم بازار میں مختلف کپڑوں کو چھو کر، ان کی بناوٹ قریب سے دیکھ کر اور لیبل پڑھ کر وہ بناوٹ اور تکمیل کے فرق کو آہستہ آہستہ پہچاننے لگتا ہے، اور یہی عملی پہچان اس کورس کے اس سوال کا اصل حاصل ہے۔

جدول :کپڑے کی تیاری کے مراحل کا خلاصہ

مرحلہ	عمل	نتیجہ
1	ریشے کی تیاری	صاف و یکساں ریشہ

مناسب بل و نمبر کا دھاگا	کتائی	2
خاکی کپڑا	بناوٹ) ویونگ / نٹنگ(	3
رنگین و نقش دار کپڑا	صفائی، بلیچنگ، رنگائی، چھپائی	4
پہننے کے قابل حتمی کپڑا	تکمیل و جانچ	5

Figure: From fibre to finished garment — stages of cloth preparation



AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

شکل :کپڑے کی تیاری کا بہاؤ — ریشے سے دھاگا، دھاگے سے کپڑا، تکمیل کے بعد لباس تک کے مراحل۔

نتیجہ

خلاصہ یہ کہ کپڑے کی تیاری ایک مربوط سلسلہ ہے :ریشے کی تیاری، کتائی، بناوٹ، گیلے عمل اور تکمیل — ہر مرحلہ اگلے کی بنیاد ہے۔ ان مراحل کو جاننے والا طالب علم کپڑے کی کیفیت، اس کے سکڑنے یا رنگ چھوڑنے کی وجوہات اور اس کی درست دیکھ بھال بہتر طور پر سمجھتا ہے اور عملی زندگی میں باشعور صارف اور ماہر سلائی کار ثابت ہوتا ہے۔